رزق میں برکت
کے وظائف
مُفسرِ اعظمِ پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مُفتی محمد فیض احمد اُویسی
www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ﷺ

رزق میں برکت کے وظائف

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حمدًا لك یا رحیم یا رحمٰن صلوٰۃ وسلاماً علیك یا نبی آخر الزمان

اما بعد! عرصہ سے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک عربی رسالے کا متلاشی تھا جس میں انہوں نے تنگدستی کا روحانی علاج بتایا ہے فقیر **الحمد للّٰہ** اس موضوع پر پہلے بھی بہت کچھ جمع کر چکا تھا اسی لئے اسے صرف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ کا ترجمہ سمجھئے بلکہ اُویسی کے اضافات بھی ساتھ تصور میں رکھیئے اور ساتھ ہی عقیدہ مضبوط کیجئے کہ روحانیت اور اہلِ روحانیت اور ان کے تمام اوراد اور تمام اعمال اور دُعائیں سچی اور برحق ہیں لیکن دنیوی اسباب بھی جاری رکھیں۔

تجربہ شاہد ہے کہ آج کل اکثر مسلمان کاہل وجود ہوگئے ہیں ان سے محنت اور کوشش نہیں ہوسکتی اور محض یہی دعائیں پڑھ کر انتظار کرنے لگتے ہیں کہ غیب سے رزق آجائے گا اور خزانۂ الٰہی سے دولت برسنے لگے گی۔ ان اعمال اور دعاؤں کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسباب کو ہاتھ نہ لگاؤ اور دَم دُرود سے جیب بھر لو بلکہ یہ مطلب ہے کہ انسان ظاہری محنت اور کوشش بھی کرے اور یہ دعائیں پڑھ کر پروردگار کی امداد و برکت بھی چاہے۔ محض اس بھروسہ پر نہ بیٹھا رہے کہ اِن دعاؤں کی برکت سے ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر روپیہ آجائے گا، قرضہ اتر جائے گا اور مفلسی دُور ہو جائے گی۔ یہ تو اُس بیوقوف کی طرح ہوگا کہ دوگانہ پڑھ کر بیٹھا انتظار کر رہا تھا کہ کب مجھے معراج کے لئے جبریل علیہ السلام لینے آئیں گے میں نے اس قسم کے نکمّے، سست اور بے کار بڑے دیکھے ہیں جو رات دِن صرف وظیفے پڑھتے رہتے ہیں اور حلال روزی کمانے کے لئے ہاتھ پاؤں سے محنت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: وَ اَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

(پارہ ۲۷، سورۃ النجم، ایت ۳۹)

ترجمہ: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔

انتباہ: اس غلط فہمی میں نہ پڑیں کہ ہم کو محنت وسعی کے بغیر یہ دعائیں پڑھنے سے غیبی خزانے مل جائیں گے بلکہ جو سعی اور محنت بھی جاری رکھیں اور یہ دُعائیں بھی پڑھیں 'انشاء اللہ' اللہ تعالیٰ ان کی مفلسی ضرور دُور فرمائے گا۔

تنگدستی دُور کرنے کے عملی گر: میں نے معاشرہ میں گہری نظر ڈال کر تجربہ کیا ہے کہ تنگدستی یا قرض داری عموماً بے کاری اور فضول خرچی سے پیدا ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اس کی کوشش کرنی چاہیے کہ زندگی کا ایک

منٹ بھی بے کار اور ضائع نہ ہو اور اس کے بعد اپنے مصارف کو دیکھنا چاہیے کہ اس میں کتنی فضول خرچی ہوتی ہے اور ایسے کتنے خرچ ہیں کہ ان کو بند کر دیا جائے تب بھی گزارا ہو سکتا ہے۔ کچھ ضرورت نہیں ہے کہ کھانے میں کئی قسم کے سالن ہوں اگر قرض کا بار ہے تو ایک ہی سالن پر گزر اوقات کر لینا چاہیے۔ ایسے ہی لباس میں بھی سادگی اور کفایت شعاری کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر ہمیشہ اعلیٰ قسم کا کپڑا پہننے کی عادت ہے تو کم قیمت کا کپڑا پہننا چاہیے تا کہ تھوڑی تھوڑی بچت سے قرضہ کا بار اُتر جائے۔

مختصر یہ کہ یہ احتیاطیں بھی ہوں اور دعائیں بھی پڑھی جائیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کی تاثیر ہر شخص کو نظر آجائے گی اور آسمانی برکتیں عامل ادعیہ پر نازل ہوں گی۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

ارشاداتِ رسول ﷺ: رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں سمجھیے۔

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ أَنَّ عِبَادِي أَطَاعُونِي لَأَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمَا أَسْمَعْتُهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ

(مسند احمد، کتاب باقی مسند المکثرین ،الباب مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الجزء ۱۷، الصفحۃ ۳۹۵ ، الحدیث ۸۳۵۳)

یعنی روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردِگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میری فرمانبرداری کریں یعنی بیچ امرونہی میری کے البتہ برساؤں میں ان پر مینہ رات کو سوتے ہوں آرام سے اور نکالوں میں ان پر دھوپ دِن کو یعنی بلکہ وہ اپنے امور و کسبوں میں مشغول ہوں اور نہ سناؤں میں ان کو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دِن کو تا کہ نہ ڈریں اور نہ گھبرائیں تو نہ ضرر پائیں۔"

(۲) دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنْ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِيَّةِ فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّورِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدْ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّورِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ بَعْدِي شَيْئًا قَالَتْ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا قَامَ إِلَى الرَّحَى فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(مسند احمد، كتاب باقى مسند المكثرين ،الباب مسند ابى هريرة رضى الله عنه،الجزء ۲۱، الصفحة۲۸۹، الحديث۱۰۲۴۵)

یعنی روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل عیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ ان کے ساتھ یعنی حاجت طرف جنگل کے یعنی واسطے تضرع کی طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اس کی عورت نے یعنی ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے پاس سے بسبب حیاء کے کھڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کے پس رکھا اس کو یعنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنٰی یہ ہیں کہ تیار کیا اسکو اور صاف کیا اس کو باُمید اس کے کہ مرد اس کا باہر گیا ہے کچھ لاوے اور اس کو پیس کے روٹی پکا دے اور کھڑی ہوئی طرف تنور کے پس گرم کیا اس کو یعنی روٹی لگانے کے لئے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوند دے ہم کو یعنی اپنے پاس سے کہ ُ خیر الرازقین ' ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری طرف تیرے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہاں گرانڈ چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کے یعنی خود بخود آٹے کی روٹیاں ہو کر تندور میں جا لگیں یا آٹا گرانڈ میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں۔ کہا راوی نے پھر آیا خاوند بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تم نے بعد جانے میرے کچھ یعنی قسم غلہ سے کہ پیس کر روٹی پکائی تم نے۔ کہا عورت نے ہاں ہمارے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوا ہے یعنی خلق کی طرف سے بحسبِ عادت کہ نہیں ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور کھڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی اٹھائے اس کو تا کہ دیکھے اثر اس کا۔ پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پاس۔ فرمایا آگاہ ہو جاؤ۔ تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اُٹھاتا وہ شخص اس کو تو ہمیشہ بھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روزِ قیامت تک۔''

(۳) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ الرِّزْقَ لِيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ"

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب البيوع ،الباب وماينبغى له من الشروط فى بيعهم ، الجزء ۲، الصفحة ۷۱)

یعنی روایت ہے کہ ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈتا رہتا ہے کہ بندے کو جیسا کہ ڈھونڈتی ہے اس کو اجل (موت)۔

یہ روایت ابونعیم نے کتاب "حلیۃالاولیاء" میں روایت کی ہے۔

فائدہ یعنی پہنچنا دونوں کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ ڈھونڈیں جو کچھ مقدر ہے بالضرور پہنچتا ہے۔ ڈھونڈیں یا نہ ڈھونڈیں اگر ڈھونڈیں رزق ڈھونڈنے سے نہیں پہنچتا ڈھونڈنا بھی مقدر ہے یعنی توکّل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین کے ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالیٰ کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کریں واسطے قائم کرنے رسم قبولیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے۔

ترجمہ جا توکّل پر پاؤں نہ مار تیرا رزق تجھے ملے گا اس لئے کہ وہ تجھ پر تجھ سے زیادہ عاشق ہے۔

فائدہ ملا علی قاری نے بعد الفاظ حدیث کے لکھا کہ لکھتا ہوں میں بلکہ حصولِ رزق کا سابق تر اور جلد تر پہنچنے اجل اس کی سے اس لئے کہ اجل نہیں آتی ہے مگر بعد فراغِ رزق کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ (پارہ۲۱،سورۃالروم،ایت۴۰)

ترجمہ: اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا۔

کیا میرک نے منذری سے روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنے صحیح میں اور بزاز نے اور روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے ساتھ اسناد جیّد کے۔ مگر یہ کہ اس نے کہا: إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ أَكْثَرَ مِمَّا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب البيوع ،الباب وماينبغي له من الشروط فى بيعهم ، الجزء ٢، الصفحة ٧١)

یعنی بے شک رزق انسان کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے موت تلاش کرتی ہے۔

بے شک رزق اُسے تلاش کرتا ہے اور یہ موید ہے میری تقدیر کی جو اوپر لکھی میں نے اور روایت کی ابونعیم نے حلیہ میں بطریق مرفوع کے لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ هَرَبَ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَهْرُبُ مِنَ الْمَوْتِ لَأَدْرَكَهُ رِزْقُهُ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ،ذكر طوائف من جماهير النساك والعباد،يوسف بن أسباط،بيان من أدركهم يوسف بن أسباط من الأعلام وما رواه من الأحاديث النبوية،صفحه٢٤٦،دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع) (المقاصد الحسنة، الباب حرف الهمزة ، الجزء ١، الصفحة٦٣)

یعنی اگر ابن آدم رزق سے ایسے بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تب بھی رزق اسکو فقر و فاقہ سے نکال آئے گا جیسے موت آئے گی جہاں بھی کوئی ہو۔

تنگدستی کی وجوہات

(۱) بیکار میں وقت ضائع کرنا

(۲) محنت مزدوری سے جی چُرانا اور آرام طلبی

(۳)مفلس اور تنگدست وہ ہوتے ہیں جو ایک ہی پیشہ اور ایک ہی روزگار کے پابند بنے بیٹھے رہتے' اور دوسرے روزگاری یا پیشہ کو طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ جو روزگار ہمیشہ کرتے آئے ہیں اس کے سوا دوسرا پیشہ ہم سے نہیں ہوسکتا۔

(۴)اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کو ایک دَم بہت سارو پیہ آجانے کی طمع ہوتی ہے اس لیے وہ تھوڑی آمدنی کا کام کرنا نہیں چاہتے اور برسوں بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔

(۵)اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کے گھروں کی عورتیں پھوہڑ ہوں' اور وہ آمدنی کو کفایت شعاری اور سلیقہ کے ساتھ خرچ کرنا نہ جانتی ہوں۔

اسی طرح اور بھی بہت سے اسباب مفلسی کے ہیں مگر میں انہی چند اسباب کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔ ناظرین کو چاہیے کہ ہر سبب اور اس کے علاج پر غور کر کے دیکھیں کہ ان کے اندر وہ سب موجود ہے یا نہیں؟ اگر موجود ہو تو بتائے ہوئے وظیفہ پر عمل شروع کر دیں۔ انشاءاللہ چند روز میں مفلسی اور تنگدستی جاتی رہے گی۔

ضروری اور اہم گزارش یہ دنیا اسباب سے متعلق ہے یہی وجہ ہے کہ خالقِ کائنات باوجود یہ کہ کُن کا مالک ہے لیکن اس نے بھی دنیوی امور کو اسباب سے منسلک فرمایا اس کے حبیب ﷺ کی شان ارفع و اعلیٰ ہے وہ چاہتے تو پہاڑ سونا بن کر سامنے پیش ہو جاتے۔ خود سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِي جِبَالُ الذَّهَبِ

(مسند أبي يعلى، الجزء۲،الصفحة ۲۹۱،الحديث ۴۲۹۰)

(جامع الأحاديث،حرف الياء ،باب يا عائشة،الجزء ۲۳،الصفحة ۲۸۰،الحديث ۲۶۰۳۸)

یعنی اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ہم رکاب رہیں اور ساتھ ساتھ چلیں۔

اس کے باوجود آپ ﷺ نے اسباب استعمال فرمائے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کا حال تھا سیدنا سلیمان علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود یہ کہ آپ روئے زمین کے بلا شرکت غیرے علے الاطلاق شہنشاہ تھے لیکن اپنی روزی زنبیل سازی سے کماتے ایسے ہی جملہ اولیاء و صلحاء فقہاء و مشائخ کا طریقہ رہا۔ اب اس وہم میں مبتلا ہونا کہ ورد اور وظیفہ پڑھنے سے عالمِ غیب سے نوٹوں کی برسات ہو جائے گی۔ یہ خام خیالی بلکہ بدمستی ہے ہاں یہ تجربہ ذہن میں رکھئے کہ اوراد و وظائف سے رزق میں برکت ضرور ہوتی ہے لیکن اس کا وہی بہتر طریقہ ہے کہ اسبابِ رزق میں سے کسی کو عمل میں لائے۔ مثلاً تجارت وکھیتی باڑی وغیرہ جیسے ہمارے اسلاف کا طریقہ تھا اس کے ساتھ کوئی وظیفہ بھی جاری رکھے۔ اس کے بعد پھر شانِ قدرت

دیکھئے کہ بینک بیلنس نہ سہی روزی میں تنگی نہیں آئے گی یہی دستِ غیب ہے اور یہی کیمیاء۔

قارئین اب پڑھئے امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ

امابعد مجھ سے ایک شخص نے اور بعد ازاں دیگر اشخاص نے خواہش ظاہر کی کہ میں اذکار اور افعال کو جو حدیث شریف میں رزق کے واسطے وارد ہوئے ہیں جمع کروں تاکہ وہ لوگ کہ جن پر رزق کی تنگی اور معاش کی عسرت واقع ہے اس پر عمل کریں۔ پس میں نے یہ رسالہ ان کے لئے جمع کیا اور اس کا نام حصول الرفیق رکھا اور دو فصلوں پر اس کو منقسم کیا۔

﴿باب اول﴾

اوراد اور دعوات﴾ (۱) طبرانی اوسط میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل ہے کہ حضرتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا لباس پہنائے تو اس کو لازم ہے کہ حمد و ثناء میں زیادتی کرے اور جس کے گناہوں میں زیادتی ہو تو استغفار کرے اور جو تنگدست ہو تو ''لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم'' کا ورد کرے۔

(۲) احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے استغفار کو اپنا روزمرہ کا ورد بنا لیا تو خداوندِ کریم اس کو ہر تنگی سے چھٹکارا دیتا ہے اور اس کی ہر مصیبت کو دفع کرتا ہے اور ایسے ذرائع سے اس کا رزق دیتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

فائدہ﴾ پہلی حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی نے مسلمانوں کی تین حالتوں کا ذکر کر کے موقع موقع کی تعلیم فرمائی۔

(۱) وہ شخص ہے کہ جس کو پرودگارِ دوعالم نے اپنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور ظاہر و باطن خوشحال کیا ہے لہٰذا اس کو تو اپنے منعمِ حقیقی کی شکرگزاری اور مدح کی ہدایت کی گئی۔

(۲) اگرچہ ظاہری ثروت سے بےفکر ہے مگر ارتکابِ معاصی میں اوّل درجہ کا تمغہ پائے ہوئے ہے اس کے حسبِ حال حکم ہوا کہ اپنے گناہوں کی مغفرت مانگا کرے۔

(۳) بےچارہ روٹیوں سے محتاج ہے تو اس کو وہ چیز عطا فرمائی کہ اگر بتوجہ اس پر عملدرآمد کرے تو چند روز میں روٹیوں

سے بےفکر اور مالا مال ہو جائے۔ مگر حدیث نمبر دوم سے معلوم ہوا کہ استغفار ایک ایسی بے بہا نعمت ہے کہ جس طرح وہ ایک عاصی کے حق میں ذریعہِ حصولِ مغفرت ہے اُسی طرح ایک تنگدست اور مصیبت زدہ کے حق میں ذریعۂ حل مشکلات وترقی رزق ہے۔ اسلئے ہر دوقسم کے اشخاص کے واسطے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اب رہے صیغہائے حمد و ثناء و استغفار۔ سوحمد وثناء میں سب سے اعلیٰ درجہ کی تسبیح یہ چار کلمات ہیں، "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط" کیونکہ کلماتِ مذکور اکثر احادیثِ صحیحہ کے موافق اور اللہ عزوجل کے نزدیک تمام کلاموں سے افضل ہے اور قاری کے لئے قیامت کے دِن محافظ اور منجملہ باقیات صالحات کے ہیں۔ اور استغفار میں مختصر استغفار یہ ہے، "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ" اور "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط" جن میں سے بعض کے نزدیک آخری استغفار سب سے بہتر ہے اور سید الاستغفار کے کلمات یہ ہیں، " اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا خَلَقْتَنِیْ اَنَا عَبْدُ كَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"

فائدہ ایک اور کتاب میں حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جامع رسالہ ہذا سے منقول ہیں کہ فہمِ علم اور کثرتِ مال کے لئے ہر روز تین مرتبہ بعد نماز صبح یہ استغفار پڑھ لیا کریں، " اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا مِنْ جَمِیْعِ جُرْمِیْ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ "

فائدہ یہ عمل مجرّب وصحیح ہے اور شیخ المشائخ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ العزیز نے مرقع شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص دو ماہ تک بلا ناغہ روزانہ چار سو بار استغفارِ ذیل کا وِرد کرے تو خدا تعالیٰ اسے علمِ نافع یا مالِ کثیر عطا فرمائے گا اور فرمایا ہے کہ یہ عمل مجرّب ہے۔ وہ استغفار یہ ہے، " اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنْ جَمِیْعِ جُرْمِیْ وَظُلْمِیْ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ "

فائدہ یہ جو فرمایا ہے کہ علمِ نافع یا مالِ کثیر عطا فرمائے گا یہ عامل کی نیّت پر منحصر ہے۔ اگر طالبِ علم ہے تو علم ملے گا اور جو طالبِ مال ہے تو مال ملے گا۔

الحدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ۔

(صحیح البخاری، باب بدء الوحی، الجزء ۱، الصفحۃ ۳، الحدیث ۱)

یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(۳) حضرت ابوعبدہ رحمۃاللہ علیہ فضائلِ قرآن میں اور حضرت حارو بن اسامہ وابویعلیٰ رحمھم اللہ اپنی مشیخیت میں اور ابنِ مردویہ اپنی تفسیر میں اور بیہقی شعب الایمان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے ہر شب سورۃ واقعہ تلاوت کی اس کو فاقہ کبھی نہ ہوگا۔

(۴) ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سورۃ واقعہ سورۂ غنا یعنی دولتمندی کی سورۃ ہے اس کو خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔

فائدہ ﴾ یاد رہے کہ اس سورۃ میں دربارِ حصول غناء و تونگری اور دفعِ فقر و فاقہ کا عجیب وغریب اثر ہے اور اس کی تلاوت کے معین طریقے جو بزرگانِ دین سے منقول ہیں بہت سے ہیں۔ یہاں منجملہ ان قواعد کے چند قاعدے جو آسان اور بزرگانِ دین کے مجرب ہیں تحریر کرتا ہوں تاکہ میرے دینی بھائی اس میں سے کسی کو عمل میں لاکر اپنے پیارے نبی ﷺ کے سچے ارشاد کے موافق فقر و فاقہ سے نجات حاصل کرکے غنی اور مالدار ہو جائیں۔

پہلا طریقہ ﴾ ہر روز بلا ناغہ بطریق مداومت بعد نماز مغرب کے سورۃ واقعہ شریف کو ایک بار تلاوت کرلیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا۔

دوسرا طریقہ ﴾ اور اکثر احباب کا مجرب یہ ہے کہ شروع چاند میں جمعرات کے بعد نماز مغرب کے سو بار یا اکیس یا گیارہ بار درود شریف پڑھ کر چھ مرتبہ سورۃ واقعہ کی تلاوت کرے بعد ختم کے بدستور سو بار یا اکیس بار درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ دوسرے روز بدستور بعد نماز مغرب کے پانچ بار پڑھے اسی طرح دوسری جمعرات تک پانچ بار روزانہ پڑھتا رہے جب دوسری جمعرات آئے تو سورۃ شریف کو پانچ بار پڑھ کر درود کو ختم کرے۔ اور اوّل جمعرات سے اس وقت تک سورۃ شریف کی تلاوت کا ثواب اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی نذر کرے۔ اس سے فارغ ہو کر اسی وقت پھر بدستور درود شریف کے بعد چھ بار سورۃ شریف کی تلاوت کرے اور بعد میں روزانہ بدستور تیسری جمعرات تک پانچ بار روزانہ پڑھتا رہے۔ تیسری جمعرات کو پانچ بار پڑھ کر اس دوسرے ہفتہ کی تلاوت کا ثواب ہدیہ روحِ رسول اللہ ﷺ کرکے پھر اسی وقت از سرِ نو چھ بار سورۃ واقعہ کی تلاوت کرے اور بعدہٗ بدستور پانچ بار روزانہ چوتھی جمعرات تک پڑھتا رہے۔ چوتھی جمعرات کو سورۃ شریف کو پانچ بار تلاوت کرکے اس تیسرے ہفتہ کی تلاوت کا ثواب جمیع ارواحِ مومنین اور مومنات کو ہدیہ کرے۔ پس عمل تمام ہوا اس کے بعد دوسرے روز سے برابر ہمیشہ سورۃ شریف کو ایک بار روزانہ بعد نمازِ مغرب کے پڑھتا رہے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی فقر و فاقہ کی مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا اور ہمیشہ دُنیا میں فارغ البالی اور خوشحالی سے بسر کرے گا۔

تیسرا طریقہ ﴾ اس لئے ہے کہ جب کوئی ضرورت شدید متعلق کشائش امور دنیوی کے پیش آئے تو غسل کرکے اور کپڑے پاکیزہ پہن کر ایک جلسہ میں نہایت خشوع وخضوع سے اس سورۃ کو اکتالیس بار تلاوت کرے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ شدّت دفع ہوگی۔ خصوصاً جبکہ وہ شدّت متعلق رزق کے ہو۔

یہ جس قدر لکھا گیا اس کا اثر تجربہ سے معلوم ہوگا۔ حلّ مشکلات کے لئے از بس مفید ہے مگر عوام کی توجہ درکار ہے۔ مسلمانوں کی ابتری کی یہی خاص وجہ ہے کہ وہ اپنے اصلی معالجوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ابن مردویہ کی روایت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے واضح فرمادیا ہے کہ اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ تاکہ تعلیم کا سلسلہ چلتا رہے اور اس کی برکات قائم رہیں لیکن اب ہم نے اولاد کو دینی تعلیم سے ہٹا کر دنیا کمانے میں لگادیا۔ اسکولوں اور کالجوں میں داخل کرکے اپنا اور اولاد کا مستقبل برباد کیا۔

(۵) طبرانی اوسط میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تو وہ اُٹھ کر (مقام) کعبہ میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر بالہام ایزدی اس دعا کو پڑھا پس اس وقت اللہ جل جلالہٗ نے وحی بھیجی کہ اے آدم! میں نے تیری توبہ قبول کی اور تیرا گناہ معاف کیا اور تیرے علاوہ جو کوئی مجھ سے بذریعہ اس دعا کے دعا کرے گا تو میں اس کے بھی گناہ معاف کروں گا اور اس کی مہم کو فتح کروں گا اور شیاطین کو اس سے روکوں گا۔ اور دنیا اس کے دروازہ پر ناک گھستی چلی آئے گی اگرچہ وہ اس کو نہ دیکھ سکے اور اس حدیث کی شاہد ایک اور حدیث بھی ہے جس کو بیہقی نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

دعائے مذکور یہ ہے، " اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَّتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِيْ "

(الدعوات الكبير للبيهقي،باب ما يستحب للداعى من رفع اليدين فى الدعاء ، الجزء١، الصفحة٢٤٥،الحديث٢١٨)

یعنی اے اللہ تو میرے چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے۔ میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورت کو جانتا ہے مجھ کو میری حاجت کی چیز عطاء فرما اور تو جانتا ہے جو کچھ مجھ میں ہے میرے گناہ بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں رچ جائے اور وہ سچا یقین کہ میں خوب جان لوں وہ بات کہ جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دی ہے بس وہی مجھ کو پیش آسکتی ہے اور رضامندی مانگتا ہوں (اس زندگانی پر) جو تو نے میرے لئے تقسیم فرمادی ہے۔

فائدہ ﴿ یہ مبارک دُعا جس کے سبب سے ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی خطا معاف ہوئی ضرور قابل عمل ہے۔ کیونکہ محنت کچھ بھی نہیں اور فوائد نہایت اعلیٰ درجے کے اس سے آسان اور کیا ترکیب ہوگی۔!

(۲) ابونعیم اور خطیب بروایت مالک اور دیلمی **مسند الفردوس** میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ سو دفعہ کلمہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن** کو اپنا ورد بنا لیا تو دنیا میں بحالتِ زندگی اس کو محتاجی سے امن ملے گا اور (بعد مرگ) وحشتِ قبر سے دِل نہ گھبرائے گا۔

فائدہ ﴿ دنیا کی شدت اور فقر و فاقہ کو تو جانے دو، مگر تھوڑی دیر کے لئے ذرا قبر جیسی ڈراؤنی خوابگاہ کا خیال کرو کہ جس میں تم ایک دن بے کسی اور بے بسی کی حالت میں سلا دیئے جاؤ گے اور چاروں طرف سے وحشت و پریشانی تم کو گھیر لے گی کوئی آس ہوگا نہ پاس۔ تم ہو گے اور تمہارے اعمال اور قبر تو کیا ایسے ویران گھر اور ایسی پر وحشت جگہ کے مصائب سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ آسان کوئی عمل ہوسکتا ہے اور اس میں بھی صرف یہی فائدہ نہیں بلکہ دنیا کے نقد مال کا بھی۔

فائدہ ﴿ ایک اور طریقہ دنیوی فائدہ کے لیے جو نہایت مجرّب اور بزرگانِ دین سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ مذکور یعنی **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْن** کو عقیق کے نگینہ پر کندہ کر کے نگینہ کو انگشتری نقرہ میں نصب کرا کے داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہن لے انشاء اللہ تعالیٰ جب تک ہاتھ میں رہے گی، کبھی ہاتھ روپے سے خالی نہ رہے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ ورد بھی رکھے تو پھر کیا کہنا **نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ**۔

فائدہ ﴿ (۷) طبرانی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت سید العرب والعجم ﷺ نے کہ جو شخص **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** (پارہ ۳۰، سورۃ الاخلاص) آخر تک پڑھ کر گھر میں داخل ہوگا تو فقر اس کے پڑوسیوں کے گھر سے دُور ہو جائے گا۔

فائدہ ﴿ یاد رہے کہ سورہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** کے فضائل میں بہت سی احادیث صحاح ستّہ اور دیگر کتبِ حدیث میں وارد ہیں سب سے بڑی فضیلت اس سورۂ شریف کی یہ ہے کہ یہ سورۃ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ گویا جس شخص نے تین بار اس سورۃ شریف کو تلاوت کیا تو گویا اس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا۔ دوم یہ کہ اس کا قاری اکثر احادیث کے موافق مبشر بہ جنت ہے۔

پڑھنے کے طریقے ﴿ مشائخ میں کشائش امور دینی و دنیوی کے لئے اس سورۃ شریف کے پڑھنے کے بہت سے طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ جو آسان اور نہایت مستند ہے اس جگہ تحریر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان کسی بلا میں مبتلا ہو یا کوئی حاجت پیش آئے تو دفعِ بلا اور حصولِ حاجت کے واسطے مغرب و عشاء کے درمیان میں اس

سورۃ شریف کوروزانہ ایک ہزار ایک بار تلاوت کر کے اپنے مطلب کی دعا کیا کرے۔اِنشاء اللّٰہ تعالیٰ چندروز میں اس کی مراد حاصل ہوگی۔مزید فقیر کے رسالہ خواص 'اَللہ الصَّمَدُ' میں دیکھئے۔

(۸)احمد بڑی مضبوط سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اپنے ورد کا تمام وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درود میں صَرف کروں (تو مجھے کیا ملے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس حالت میں اللہ تمہاری تمام دینی ودنیاوی حاجات پوری کرے گا۔

فائدہ یاد رہے کہ یہ حدیث شریف درود شریف کے متعلق ہے۔فضائل درود میں اگر چہ بہت احادیث وارد ہیں مگر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے صرف ایک حدیث پر کہ جو کشائش امور دینوی کے متعلق وارد ہوئی ہے اکتفا کیا ہے۔اب رہے صیغہائے درود ان میں افضل صیغہ وہ ہے جو التّحیات کے بعد ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔علاوہ اس کے دیگر صدہا قسمیں ہیں جو کتبِ احادیث اور معمولات بزرگانِ دین میں منقول ہیں۔اگر چہ درود کی ہر قسم مطلب برداری کے لئے کافی ہے مگر اس جگہ چند صیغے جو خصوصیت کے ساتھ دنیوی کشائش کے لئے بزرگانِ دین سے منقول ہیں تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱)منجملہ اقسام ہائے موصوف کے 'صلوٰۃ التنجینا' ہے جو حلِ مشکلات اور دفع بلیات کے واسطے نہایت مجرب ہے۔طریقہ اس کا یہ ہے کہ روز بعد نمازِ عشاء کے ایک ہزار بار اگر نہ ہو سکے تو تین سو تیرہ بار' اگر اس قدر بھی نہ ہو سکے تو ستر بار پڑھ لیا کرے۔انشاء اللہ تعالیٰ کسی حاجت میں درماندہ نہ ہوگا۔صلوٰۃ تنجینا یہ ہے،" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلوٰۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِی لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط"

اس کے مزید فوائد فقیر کی شرح دلائل الخیرات میں ہیں۔

(۲)درود مختصر جو اکثر لوگوں کا معمول ہے یہ ہے کہ ہر روز گیارہ سو بار ورنہ جس قدر ہو سکے ورد کرے انشاء اللہ تعالیٰ تمام حاجات پوری ہوں گی وہ یہ ہے،"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ"

غرض کہ درود شریف ایک ایسی بے بہا نعمت ہے جو ہماری دینی ودنیاوی مہمات میں ہی کار آمد نہیں بلکہ اس کا ورد سنت الٰہی ہے یعنی خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اس لئے قرآنِ مجید ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۹)طبرانی نے اوسط میں بسند حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا

پڑھتے تھے، " اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ "

(المعجم الأوسط للطبرانیباب السین،من اسمه سعيد،الجزء٨،الصفحة٢٧٨،الحديث٣٧٤٩)

یعنی ''اے پروردگار میرے بڑھاپے اور آخری وقت میں اپنے رزق کو مجھ پر فراخ کر دے۔''

فائدہ سچ ہے انسان کو وسعتِ رزق کی زیادہ ضرورت بڑھاپے میں ہے جو لوگ بڑھاپے کی ناگفتہ بہ حالت سے واقف ہیں ان کو چاہیے کہ دُعا اور محنت کے ذریعہ سے اپنے بُڑھاپے کے وقت کے لئے سامان مہیا کرلیں۔

(۱۰) مستغفری نے دعوات میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیوں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہیں نجات دے اور تمہارا رزق تم کو پہنچا دے (سنو) رات دِن خدا سے دعا مانگا کرو۔ کیونکہ مومن کا ہتھیار یعنی سامان دُعا ہے اُسے چاہیے کہ ہر وقت دعا مانگتا رہے۔ اگر مطلوبہ شے اس کے حق میں مضر نہ ہوگی تو مل ہی جائے گی ورنہ قیامت کے دِن اس کا بدلہ عطا ہو جائے گا۔

(۱۱) مستغفری نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ سے فارغ ہوتے تو مسجد کے دروازہ پر آبیٹھتے اور فرماتے، "اَللّٰھُمَّ اَجَبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَّيْتُ فَرِيْضَتَكَ وَانْتَشَرْتُ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَارْزُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ۔"

فائدہ حضور اقدس ﷺ کا یہ فعل اس حکمت سے تھا کہ جب خدا کے حکم کے مطابق ندائے جمعہ پر حاضر ہوئے، فریضہ ادا کیا اور اسی کے حکم سے منتشر ہو کر مسجد سے باہر آگئے اب اللہ تعالیٰ اپنے وعدۂ رزق دہی کو پورا فرمائے۔ دراصل یہ ہمارے لئے تعلیم ہے۔ ویسے آپ کے اکثر افعال تعلیمِ اُمت کے لئے ہوتے۔

(۱۳) بخاری نے ادب المفرد میں اور بزاز اور حافظ نے بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بروقت اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میں تجھ کو دو چیزوں کا حکم کرتا ہوں ایک ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کا دوسرے '' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' کا۔ اس لئے کہ یہی دونوں کلمے ہر چیز کا وظیفہ ہیں اور انہی کے ذریعہ سے سب کو رزق ملتا ہے۔

(۱۴) مستغفری نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ چیز نہ سکھادوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو تعلیم کی تھی اور وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ '' ہے۔ کیونکہ ہر شے خدا کی تسبیح اور تحمید کرتی ہے اور یہی سب مخلوق کی دُعا ہے اور اسی کے ذریعہ سب کو رزق ملتا ہے۔

(۱۵) مستغفری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ﷺ میں تنگدست ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو ملائکہ کی دعا اور خلائق کی تسبیح کی خبر نہیں؟ طلوعِ فجر کے بعد سے نماز صبح تک ۱۰۰ دفعہ '' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه '' پڑھ لیا کر۔ دنیا تیرے پاس ذلیل اور ناک گھستی چلی آئے گی۔

ازالہ ٔ وہم آج کل کے مصلحانِ قوم مسلمانوں کی ابتری وافلاس پر بہت آنسو بہایا کرتے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمان پہلی سی جاہ وحشمت کے مالک ہو جائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ حصولِ دولت کے اصلی آلات پر ان کی توجہ ہی نہیں۔ بلکہ ایک حیثیت سے نفرت و بے اعتباری ہے اسی لئے ہمیشہ ناکامی میں رہتے ہیں۔ اگر اپنے حقیقی دردمند کی اس سچی تعلیم پر دِل لگائیں تو ممکن نہیں کہ ہم میں پہلا سا جاہ وجلال نہ آجائے۔ لازم ہے کہ ان مبارک کلمات کو بتوجہ وخلوص حسبِ حکم آنحضرت ﷺ عمل میں لائیں اور افلاس کے ہولناک گڑھے سے نکلیں۔ ان کے علاوہ تسبیحِ مذکور کے متعلق ایک عمل جو کشائشِ رزق اور ترقی جاہ وحشمت دنیوی کے واسطے نہایت مجرّب اور مفید ہے معمول چلا آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو شخص تنگدست یا بے روزگار ہو یا اپنے منصب کی ترقی چاہتا ہو تو اس کو چاہیے کہ مابین سنت وفرض نماز فجر کے معہ اوّل وآخر دُرود شریف بحضور سرورِ کائنات ﷺ ایک سو ایک (101) دفعہ یہ تسبیح پڑھ لیا کرے۔ انشاءاللہ چندروز میں تنگ دستی دور بیکاری کافور اور جاہ ومنصب میں حسبِ خواہش ترقی ہو جائے گی۔ وہ تسبیح یہ ہے، '' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه ''

(۱۶) مستغفری نے حضرت ہشام بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی مصیبت پیش آئی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سختی کی شکایت کر کے مجھے عرض کیا کہ مجھ کو ایک وسق کھجوریں دینے کا حکم کیجئے۔ ارشاد ہوا اگر چاہے تو ایک وسق کھجوریں دِلوا دوں اگر مرضی ہو تو ایسے کلمات سکھا دوں جو وسق سے بہتر ہوں اور وہ یہ ہیں، '' اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُطْمِعْ فِيَّ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذ '' بِنَاصِيَةٍ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلُّه '' ۔

فائدہ یقین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وسق کھجوروں پر انہی مقدس کلمات کو ترجیح دی ہوگی کیونکہ وہ لوگ بڑے صادق الاعتقاد تھے جو کچھ آپ کی زبان سے سنتے اس کو پتھر کی لکیر جانتے۔ اسی لئے چشم زدن میں عرب کے ریگ زار کے بھوکے پیاسے لوگ تمام دنیا کی خود سر حکومتوں کے مالک بن گئے۔ اب موجودہ افلاس کے اسباب قومی مصلح بڑی جدوجہد سے ڈھونڈ رہے ہیں۔ مگر مقصود گھر میں ہے جس کی ان کو خبر نہیں۔

اپنے عقیدے پہلوں کی طرح پختہ کر لو پھر وہی اگلی سی حشمتیں تیار ہیں۔ اسی کلام کو خلوص ویقین سے استعمال میں لاؤ بلاشک تمہارے برگزشتہ دن سنور جائیں گے۔

(۱۷) مستغفری نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! تم کو پانچ سو بکریاں اوران کی ملکیت مرغوب ہے یا یہ پانچ کلمے کہ تم ان کے ذریعہ سے دُعا مانگا کرو، ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَطَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ خُلُقِیْ وَلَا تَمْنَعْنِیْ مِمَّا قَضَیْتَ وَلَا تُذْهِبْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَّفْتَہٗ عَنِّیْ'' درحقیقت پانچ سو بکریوں کی ان پاکیزہ فقروں کے مقابلے میں کیا اصل ہے۔ پانچوں باتیں انتہائی بیش قیمت ہیں۔ یعنی گناہوں کی مغفرت، کسبِ پاک کی خواہش، وسعتِ خلق کی تمنا، جو نصیب میں ہے اس کی آرزو اور جو اپنے حق میں مضر ہے اس سے پناہ۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے تو اس سے بہتر اور کیا ہے۔

(۱۸) نقل کی بزاز اور حاکم نے اور بیہقی نے دعــوات میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو وہ دعا نہ سکھا دوں جو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہی دعا تعلیم فرمائی تھی۔ اگر تجھ پر مثلِ اُحد پہاڑ کے قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرادے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ ضرور بتلائیے۔ فرمایا دعا یہ ہے، ''اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ، وَكَاشِفَ الْكَرْبِ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّ، رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَإِلَهَ الْآخِرَةِ، أَنْتَ رَحْمَانِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِينِي بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ'' [1] اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ میرے اوپر سو درہم قرض تھے اور یہ قرض مجھ کو سخت ناگوار تھا مگر تھوڑی مدت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اتنا فائدہ پہنچایا کہ سب قرض ادا ہوگیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر بھی اسماء کا قرضہ تھا جس کے سبب مجھ کو شرم آتی تھی۔ میں نے یہ دعا شروع کی پس چند روز میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس قدر رزق دیا کہ میں نے سب قرضہ ادا کر دیا اور اسی میں سے میں نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو تین اوقیہ بھیجے اور پھر بھی میرے واسطے اچھی مقدار بچ گئی۔

[1] (دلائل النبوة للبيهقي،جماع أبواب غزوة تبوك،باب جماع أبواب دعوات نبينا صلى الله عليه وسلم الخ،الجزء٦،الصفحة ٣٦٠،الحديث ٢٤٢٠)

(المستدرك على الصحيحين،كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر،دعاء قضاء الدين،الجزء٢،الصفحة١٩٨،الحديث ١٩٤١،دارالمعرفة)

انتباہ اس سے زیادہ مستند اور پُر اثر دعا کیا ہوگی جو کہ پیغمبرانِ اولوالعزم سے منقول ہو اور جس کے شاہد ایک صدیق اور ایک صدیقہ ہوں۔ اب بھی اگر تم قرض کے بوجھ کے نیچے دبے رہو تو یہ تمہارا قصور ہے ورنہ تمہارے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے سب کچھ انتظام کر دیا ہے۔ پڑھنے کے واسطے بھی نہایت آسانی' تعداد تلاوت معین نہیں پرہیز نہیں اور کیا چاہتے ہو۔ چلتے پھرتے سو کر اٹھنے کے بعد سے رات کو سوتے وقت تک جس قدر ہو سکے روز پڑھ لیا کرو' وضو ہو تو بہتر ہے ورنہ ایسے اعمال میں وضو کی بھی شرط نہیں ہے۔

(۱۹) نقل کیا ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا تیری کیا حالت ہے؟ اس نے کہا کہ میں غموں اور قرض میں گرفتار رہوں۔ فرمایا کیا میں تجھ کو ایسا کلام نہ سکھا دوں کہ جب تو اس کو پڑھے تو خدا تیرے غم اور تیرے قرض کو دُور کر دے۔ صبح اور شام کو پڑھا کر،

''اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ''

(سنن أبی داود،باب فی الاستعاذة،كتاب الصلاة،الجزء ٤،الصفحة ٣٥٣،الحديث ١٣٣٠)

(الدعوات الكبير للبيهقی،باب دعاء المديون رجاء أن يؤدی الله عنه دينه، الجزء ١، الصفحة ١٩٥،الحديث ١٦٨)

فائدہ ﴾ حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے حسب الارشاد حضرتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھا تو خدا تعالیٰ نے میرے غم کو دور کر دیا اور میرے قرضہ کو ادا کر دیا۔ اب جو لوگ دنیا کے مصائب سے افسردہ ہیں اس کو پڑھ کر حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کی طرح ان مکروہات سے نجات پا سکتے ہیں۔

(۲۰) بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ ایک مکاتب غلام آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میری مکاتبت میں مدد کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھ کو وہ کلمات جو مجھ کو آنحضرت ﷺ نے بتائے تھے نہ بتا دوں؟ اگر تجھ پر زمین کے ذروں کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرا دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں، ''اَللّٰهُمَّ اكْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ ، وَأَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ''

(الدعوات الكبير للبيهقی،باب دعاء المديون رجاء أن يؤدی الله عنه دينه، الجزء ١، الصفحة ١٩٣، الحديث ١٦٦)

فائدہ ﴾ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کے آقا نے یہ لکھ دیا ہو کہ اگر تو اس قدر مال لا دے تو آزاد ہے۔ ایسا غلام اپنی آزادی میں اعانت کی غرض سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ نے یہ کلمات تعلیم فرمائے۔ بے شک یہ کلمات ادائے قرض کے واسطے نہایت مفید ہیں روزمرہ تعداد جس قدر ہو سکے ہر وقت پڑھیں۔

معمولِ مشائخ ﴾ انہی کلمات کا ایک اور عمل مشائخ کرام میں بھی معمول ہے اور ادائے قرض کے واسطے مجرب ہے۔ یہ ہے کہ دعائے مذکور کو مع اول و آخر درود شریف کے روزانہ بعد نمازِ عشاء کے گیارہ سو بار پڑھا کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی کشائش کا سامان کرے۔

(۲۱) مستغفری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ان فرشتوں کا کھانا تو تہلیل و تسبیح وتحمید وتمجید ہے، مگر ہمارا کھانا کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس نے مجھے سچا رسول بنایا حضرت محمد ﷺ کی آل کے یہاں تین دِن سے آگ نہیں چمکی (لیکن اے فاطمہ) ہمارے پاس کھانے آئے ہیں۔ اگر مرضی ہو تو پانچ قسم کا کھانا منگوادوں۔ ورنہ یہ پانچ کلمے سکھادوں جو مجھ کو جبرئیل نے بتائے تھے اور وہ یہ ہیں، "یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ یَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ یَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ وَیَا اَرْحَمَ الْمَسَاکِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

الفقر فخری ﴾ وہ محبوب محمد ﷺ کی آل کے گھر میں تین دن تک چولہا گرم نہ ہوا؟ وہ محبوب محمد ﷺ جن کے لئے آسمان وزمین بنا، دونوں عالم کی نیرنگیاں پیدا ہوئیں، جن پر خدا خود درود بھیجتا ہے، وہ عرب کا چاند، طیبہ کا سردار جس کے فدائی، مدہوش پروانے وحشت خیز جنگلوں سے نکلے اور لق ودق ریگزاروں کو روند ڈالا۔ سر بفلک ہولناک پہاڑوں کو پیس ڈالا۔ روم کے پُرشکوہ دربار پر چھا گئے رَعونت خاک میں ملا دی اندھیری دنیا میں توحید کے چراغ جلا دیئے۔ خودسر مغروروں کے خنے جھاڑ دیئے۔

جو دونوں عالم کی دولت کے مالک تھے اُنہی شہنشاہ کے گھر تین دن کھانا نہیں پکا اور پھر یہ استقلال کہ اپنی صاحبزادی کو ملائکہ کی خوراک کے مقابلہ میں پانچ کلمے تعلیم فرمائے۔ اصل میں جو کچھ بھی بھوک پیاس کے شاقہ مصائب گوارا کئے گئے، وہ سب امت کے اطمینان اور تسلی کے لئے تھے۔ حضورِ اقدس ﷺ روحی فداہ کو اپنی اُمت کی بیکسیاں معلوم تھیں، اس لئے خود دنیاوی لذائذ سے کنارا فرمایا تا کہ اُمتی صعوبتِ افلاس سے گھبرا نہ جائیں اور ساتھ ہی درماندگی افلاس کی دُوری کا سچا علاج بتا دیا۔ یعنی یہ پانچوں جملے جو کشائشِ رزق کے لئے ازبس مفید ہیں۔

(۲۲) ابویعلی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب حضور ﷺ بچھونے پر تشریف لاتے تو پڑھتے، "يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ ، وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ ، وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينَ ، وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينَ ، وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ ، وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، أَنْتَ الْأَوَّلُ لَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْآخِرُ لَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ لَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ لَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ . اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ"

(مسند أبي يعلى،سعيد بن سنان ، عن أنس بن مالك،يأمر بفراشه فيفرش له فيستقبل القبلة، الجزء ١٠، الصفحة ٣٥،الحديث ٤٦٥٠)

اس دعا میں اللہ جل شانہ کی حمد و توصیف کر کے آخر میں ادائیگی قرض و محفوظیتِ فقر کے لئے استدعا ہے مناسب ہے کہ مسلمان حسبِ طریقہ مسنونہ جب خوابگاہ میں جائیں تو اس کو پڑھ لیا کریں۔

(۲۳) ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں ابن المنذر رہشام بن محمد سے روایت کی اور انہوں نے اپنے باپ سے کہ ایک مرتبہ سیدنا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پر تنگی واقع ہوئی (اور وہ اس طرح) کہ ان کو امیر معاویہ والئی شام ایک لاکھ روپیہ سالانہ نذر دیا کرتے تھے۔ اس برس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ نذر روک لی اس لیے حضرت پر سخت عسرت واقع ہوگئی۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دوات قلم منگوائی کہ امیر معاویہ کو لکھ کر آپ کو یاد دلاؤں۔ لیکن ٹھہر گیا تو نبی پاک ﷺ کو (خواب میں) دیکھا فرماتے ہیں' کیوں حسن رضی اللہ عنہ کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا نانا جان! خیریت ہے۔ (اس کے بعد) میں نے اپنا سالانہ وظیفہ میں دیری کی شکایت کی۔ فرمایا تو نے دوات قلم اس لئے منگوائی ہے کہ اپنے جیسی ایک مخلوق کو لکھ کر یاد دلائے۔ میں نے التماس کیا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! (اچھا پھر کیا کروں آپ ہی فرمائیے) فرمایا یہ پڑھ ''اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ رِجَاكَ وَاقْطَعْ رِجَائِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِيْ وَقَصَرَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ رَغْبَتِيْ وَلَمْ اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنَ الْيَقِيْنِ فَخَصِّنِيْ بِهٖ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ''

سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعا کو خدا کی قسم سات روز بھی نہ پڑھا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو پانچ لاکھ اور کئی ہزار بھیج دیئے اس وقت میں نے کہا اس خدا کا شکر ہے جو اپنے یاد کرنے والے کو نہیں بھولتا اور اپنے پکارنے والے کو محروم و مایوس نہیں کرتا (اس کے بعد پھر) میں نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ حسن رضی اللہ عنہ اب کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا اچھا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ اور سارا قصہ بیان کیا۔ فرمایا جانِ پدر جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے ناامید ہو وہ ایسا ہی کامیاب ہوتا ہے۔

درسِ عبرت آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان دنیاوی حکام سے اس قدر گہری امیدیں رکھتے ہیں جتنی ان کو خدا سے نہیں ہوتیں۔ اسی لئے پریشان اور دَر دَر کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ظاہری کوشش ناجائز ہے۔ سعی ہماری طرف سے ہو اور اس کے اہتمام کا بھروسہ خدا پر ہو۔ یہ نہ ہو کہ کل مقاصد کا کارساز حاکم مجازی سمجھا جائے۔ یہ دعا جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے ہم مسلمانوں کے لئے ہر طرح واجب العمل ہے۔ امید ہے کہ اس کا اثر ہفتہ کے اندر معلوم ہو جائے گا۔

﴿باب ۲﴾

بذریعہ اعمال ترقیِ رزق﴾ اوپر جس قدر بیان کیا گیا یہ سب ترقیٔ رزق کے لئے حضورِ انور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال تھے۔ جن میں یا تو ہمیں کچھ ارشاد کیا گیا ہے یا خود عمل کر کے ہمیں ترغیب دی ہے۔ غرض کہ یہ فصل ادعیات کی تھی۔ اب دوسری فصل افعال کی ہے جس میں یہ بیان ہے کہ وہ کون سے افعال ہیں جن سے رزق میں ترقی ہوتی ہے۔

مختصراً چند یہاں پر عرض کئے جاتے ہیں

(۱) بخاری نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اس کا رزق بڑھے اور عمر میں ترقی ہو تو اپنے قرابت والوں سے میل رکھے۔

نکتہ اسلامی﴾ کنبہ دار حقیقۃً اگر ملنے کے اہل ہوں تو ان سے بتواضع تمام جھک رک ملا کرے۔ صلۂ رحمی سے رزق وعمر کی ترقی کے یہ معنی ہیں کہ کاروبار وتجارت اتحاد واتفاق سے خوب چلا کرتا ہے۔ جب ہر ایک سے یہ ملنساری پیش آئے گا تو تجارت میں ویسی ہی ترقی ہوگی جیسے آج کل یورپ کی کمپنیاں اتفاق سے فائدہ اٹھا رہی ہیں رہا از زیادِ عمر سو یہ بھی ظاہر ہے کہ اتفاق میں انسان کتنی مہلک بلاؤں سے بچا رہتا ہے۔ غرض کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے اعمال واوراد بھی وہ ارشاد فرمائے ہیں جن میں ہمارے لیے خرما وہم ثواب کی جیتی جاگتی تصویر موجود ہے اور طریقِ معاشرت بھی وہ بتا دیا ہے جو ہمارے لئے ہر طرح عزت بخش ہو۔

(۲) ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس کو یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے تو کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھو لیا کرے۔

مغربی تہذیب کے دلدادگان﴾ ہمارا مقدس مذہب فطرت کے مطابق اور حکمتوں سے لبریز ہے۔ آج کل کے تعلیم یافتہ (انگلش تعلیم مراد ہے) صفائی کے از حد شیدائی ہیں مگر افسوس ہے کہ اپنے اس مفید خیال میں کما حقہٗ پابند نہیں جہاں وہ فضول یورپ کی صفائی پر مٹے جاتے ہیں وہاں ذرا اپنے سچے مذہب کی تعلیم کو بھی تو دیکھیں کہ ان کے ہر فعل اور ہر عمل عبادت میں پاکیزگی مقدم رکھی گئی ہے۔ چنانچہ پنج وقتہ نماز وغیرہ کا وضو اس کا مشاہدہ ہے کھانا کھانے سے قبل اور بعد ہاتھ دھونا بھی قواعدِ صحت کا ایک خاص رُکن اور ممدِ صحت ہے۔ جب صحت قائم ہو تو گھر خیر و برکت سے مالا مال نہیں تو کیا ہے۔

(۳) عبدالرزاق مصنف میں ایک قریشی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ پر کچھ رزق کی تنگی ہوتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے اور آیۃ ''وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (پارہ۱۶،سورۃ طٰہٰ، ایت۱۳۲) ترجمہ: '' اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لئے'' پڑھتے۔

(۴) سعید بن منصور نے اپنی مسند میں ابوالمنذر نے اپنی تفسیر میں بحوالہ المعی حمزہ بن عبیداللہ بن سلاح سے روایت پہنچائی کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل پر کوئی سختی یا تنگی ہوتی تو ان کو نماز کا حکم فرماتے اور یہ آیۃ وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (پارہ۱۶، سورۃ طہٰ، آیت۱۳۲) تلاوت فرماتے۔

(۵) حضرت احمد بن حنبل نے زہد میں ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں ثابت سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل کو جب کوئی خاص سختی لاحق ہوتی تو آپ ان کو پکارتے نماز پڑھو! نماز پڑھو! ثابت بیان کرتے ہیں کہ اگلے انبیاء کرام بھی کسی گھبراہٹ کے وقت نماز کی طرف دوڑتے تھے۔

فائدہ حقیقت میں نماز اسلام میں ہر سختی اور مصیبت کے وقت کام آتی ہے۔ جب بارش کا امساک ہوتا ہے تو نماز ہی پڑھی جاتی ہے۔ کسی خاص دشمن کا خوف ہوتا ہے تو دفع ہراس اور حصول نصرت کے لئے نماز ہی کام آتی ہے۔ خسوف و کسوف و امراض و بائیہ وغیرہ جمیع مصائب کی دفعیت کے لئے نماز کا حکم ہے۔ اسی لئے حضرت رسول الثقلین ﷺ تنگی رزق وغیرہ مواقع میں اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ لازم ہے کہ مسلمان ہر سختی کے وقت خود بھی نماز (نفل) پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی حکم دیں یعنی فرض نمازوں کے علاوہ نوافل پڑھا کریں۔

(۶) طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو خدا کے تقویٰ کی تجارت کرو۔ تم کو رزق بغیر سرمایہ اور تجارت (کی دردسری) کے ملے گا۔ پھر پڑھتے: ''وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ'' (پارہ۲۸،سورۃ الطلاق، ایت۲،۳)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

(۷) بصحت بیان کیا احمد اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ'' پھر فرمایا اے ابوذر! اگر سب آدمی اس کو اختیار کرلیں تو سب کو کفایت کرے۔

فائدہ ان دونوں احادیث کا ایک ہی مضمون ہے۔ آیۃ شریف ''وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ'' پکار کر علی الاعلان دعویٰ کرتی ہے کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے یعنی اس کے احکام کی پوری

پوری تعمیل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مصیبت میں ذریعۂ نجات مہیا کر دیتا ہے اور ایسے طریق سے رزق دیتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے یہاں تک زور دیکر فرمایا کہ اگر کل انسان تقویٰ اختیار کرنے لگیں تو بشارتِ الٰہی سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ یعنی مہماتِ شاقہ سے نجات اور رزقِ غیبی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۸) احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو رزق سے محروم کر دیتا ہے جو گناہ کرے اور اس کو اچھا جانے۔

فائدہ نعوذ باللہ گناہ کرنا تو خیر بشریت ہے۔ مگر اس کو اچھا سمجھنا، بس رزق سے محرومیت کی نشانی ہے۔

(۹) ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خدا کی طرف لوٹ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتوں کو پورا کر دیتا ہے اور ایسے ذرائع سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اور جو دنیا کی طرف لوٹا تو اس کو اس کی طرف ہمہ تن متوجہ کر دیتا ہے۔

فائدہ خدا کی طرف لوٹنے کے یہ معنی ہیں کہ سب فضانی اغراض کو قطع کر کے ارشادِ الٰہی کی تعمیل میں کمر بستہ ہو جائے۔

درود شریف وسعتِ رزق کا سبب ہے حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر روزانہ پانچ صد (۵۰۰) بار درود پڑھتا ہے وہ کبھی تنگدست نہ ہوگا۔ (روح البیان)

وسعتِ رزق و ادائے قرض و وصولیابی قرض کے لئے مجرب عمل تین روز روزہ رکھیں اور ہر روز بعد نماز عشاء یہ دونوں آیتیں بارہ ہزار مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں تاکہ سحری تک عمل پورا ہو جائے بعد میں سحری کھالیں انشاء اللہ غیب سے روزی بھی پہنچے قرض دار ہو تو بآسانی ادا ہو جائے اور اگر کسی پر اپنا پیسہ آتا ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو بآسانی وصول ہو جائے بعد تین روز کے بعد نماز فجر ۱۰۱ بار مع اوّل و آخر درود تین تین بار پڑھتے رہیں تاکہ عمل پورا ہو۔

وہ دو آیات یہ ہیں: اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَحۡمَةِ رَبِّكَ الۡعَزِيۡزِ الۡوَهَّابِ ۝ اَمۡ لَهُمۡ مُّلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَلۡيَرۡتَقُوۡا فِى الۡاَسۡبَابِ ۝ (پارہ ۲۳، سورۃ ص، ایت ۹، ۱۰) **ترجمہ**: کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں وہ عزّت والا بہت عطا فرمانے والا۔ کیا ان کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں۔

اول و آخر گیارہ بار درود شریف

وظیفہ ۱۱ سو بار "یا مُغۡنِیُ" اول و آخر ۱۱ بار درود شریف

دلائل الخیرات شریف﴾ سات احزاب (وظیفوں) پر مشتمل ہے کسی بزرگ سے اجازت لے کر بلا ناغہ پڑھیں یہ نہ صرف رزق بلکہ جملہ مشکلات کا واحد وظیفہ ہے۔

انتباہ﴾ شروع کر کے چھوڑ دیا تو پھر اس کا نقصان بھی بہت زیادہ ہے۔

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ یہاں ختم ہوا

اضافہ اُویسی غفرلہ'﴾ امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کے فیض سے چند اوراد و وظائف کا فقیر اضافہ کرتا ہے۔

(اُویسی غفرلہٗ)

تسخیر یعنی روزی فراخ از غیب﴾ صبح سنتوں سے فارغ ہو کر بار سورۃ فاتحہ معہ تعوذ و تسمیہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ شریف کے میم کو الحمد اللہ کے لام سے ملائیں اور اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو تین بار پڑھیں۔ اور ختم سورہ پر آمین تین مرتبہ کہیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور یہ عمل اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ اِنْشَاءَ اللّٰہ غیب سے روزی کا سامان ہو جائے گا۔ یہ عمل ایسے وقت شروع کریں کہ نمازِ فجر کی جماعت میں شرکت میسر ہو جائے اس کا ہمیشہ ورد رکھنا فتوحاتِ تسخیرِ عموم کے لئے بہت مفید ہے۔

تجارت میں برکت﴾ تجارت میں برکت کے لئے مندرجہ ذیل وظیفہ بڑا مفید ثابت ہوگا۔

(اِنْشَاءَ اللّٰہ عزوجل)

وَمَنْ یَبِعْ آجَلاً مِنْهُ بعاجلهٖ　　یَبِنْ لَّه' الْغَبْنُ فی الْبَیْعِ وَفِی سَلَم

تمت بالخیر

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

☆......☆......☆